خطبہ نمبر 50

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 16 دسمبر 2003ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 16 دسمبر 2003ء، 21 شوال 1424 ہجری-16 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 284

اولین فرائض

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر جو سب سے پہلی چیز فرض کی وہ پانچ نمازیں ہیں اور میری امت کے اعمال میں سے جو چیز سب سے پہلے اٹھالی جائے گی وہ بھی پانچ نمازیں ہی ہیں۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص 47 حدیث نمبر 7)

شیطان کی پیروی چھوڑنے اور رضائے الٰہی کی راہوں پر چلنے کے لئے پر معارف اور لطیف بیان

اللہ کے حقوق سے تجاوز کریں گے تو شیطان ضرور حملہ آور ہوگا

نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے اس سے پہلے اپنے تمام اعضاء غیر اللہ کے خیالات سے دھو ڈالیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12۔ دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 دسمبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں دینی تعلیم کی روشنی میں احباب کو توجہ دلائی کہ وہ شیطانی راستوں کو چھوڑتے ہوئے خدا کی رضا کی راہوں پر قدم ماریں جو دعا اور خدا کے فضل سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ آپ نے اس مضمون کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہ ارشادات حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی تفسیر کی روشنی میں بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور کی آیت 22 کی تلاوت کے بعد اس کا یوں ترجمہ بیان فرمایا: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتے تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شیطان کے قدموں پر چلنے سے منع فرمایا ہے اور مومنوں کو تنبیہ کی ہے کہ اس راستے پر نہ چلیں کیونکہ اس سے ایمان ضائع ہو جائے گا۔ شیطان نے پیدائش آدم کے بعد یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ آدم اور اس کی نسل کو ورغلاتا رہے گا۔ شیطان کے قدم پر چلنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان کا مسلک نہ اپناؤ۔ شیطان غیر محسوس طریقہ سے حملے کرتا ہے اور آہستہ آہستہ اپنے مسلک پر ڈالتا ہے۔ شیطان انسان کو پہلے اپنے پیچھے چلاتا ہے پھر اسے دور لے جاتا اور پھر مار ڈالتا ہے۔ شیطان کو رد کرنے کیلئے دعاؤں کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ نے پانچ وقت نماز کا حکم دیا ہے کہ میری طرف پانچ وقت آؤ میرے آگے جھکو مجھ سے مانگو تب شیطانی حملوں سے محفوظ رہو گے۔ طہارت محض اللہ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حقوق سے تجاوز کریں گے تو شیطان ضرور حملہ کریگا۔ کبھی وہ انسان کو کاروبار کا لالچ دے گا کبھی دوسری برائیوں پر اکسائے گا جب انسان شیطان کے نرغے میں آجائے تو برکت ختم ہو جاتی ہے اور برائیوں کی وادی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بے پردگی، مرد عورت کا آزادانہ اور بے تکلفی کا تعلق، سابق عہدے دار کے نقائص نکالنا، کاروبار میں دھوکہ دہی یہ سب شیطان کے راستے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتوں کے ہاں نہ جاؤ جن کے خاوند غائب ہوں۔ کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ آپؐ نے یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ مجھے عاجز آنے، بخل، بزدلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے بچا۔ میرے نفس کو پاک کر دے کہ تو ہی پاک کرنے والا ہے۔ میں ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کے حکموں کی ناقدری نہ کرو۔ نماز تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ نماز صرف رسم کے طور پر نہ پڑھو بلکہ اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیالات سے دھو ڈالو۔ سچائی اختیار کرو۔ بغیر چون چرا کے اللہ کے حکموں کو مانو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے بھائیوں کے گناہ بخش دو۔ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ ماتحتوں پر رحم کرو۔ دعا کی بہت ضرورت ہے اس سے کبھی نہ تھکو اصلاح نفس کا ذریعہ یہی دعا ہے جتنا خدا پر توکل ہوگا اسی قدر عمدہ ثمرات ملیں گے۔ آخر پر حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اپنا عبادت گزار بندہ بنائے اور ہمیشہ اپنے دار الامان میں رکھے۔

مجلس انصاراللہ پاکستان کی

تیسری سالانہ علمی ریلی

مجلس انصاراللہ پاکستان کی تیسری سالانہ علمی ریلی مورخہ 12 تا 14 دسمبر 2003ء انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں منعقد ہوئی۔ اس ریلی کا افتتاح مورخہ 12 دسمبر بروز جمعۃ المبارک 4 بجے بعد عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ، امیر مقامی وصدر انصاراللہ پاکستان نے فرمایا۔ پہلے دن تلاوت معیار خاص اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے مقابلے ہونے جبکہ دوسرے روز تلاوت، نظم، تقریر اردو فی البدیہہ، تقریر اردو معیار خاص اور حفظ قرآن کے مقابلہ جات ہوئے۔ ریلی کے تیسرے روز دینی معلومات کوئز کا مقابلہ ہوا۔ دوران سال مقابلہ مقالہ نویسی بھی ہوا۔

مورخہ 14 دسمبر بروز اتوار دوپہر ایک بجے تیسری سالانہ علمی ریلی کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس کے مہمان خصوصی حضرت مرزا عبدالحق صاحب تھے۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم انصاراللہ و منتظم اعلیٰ علمی ریلی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال خدا کے فضل سے پاکستان بھر سے 33 اضلاع کی 142 مجالس کے 310 انصار نے اس ریلی میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال 32 اضلاع کی 106 مجالس کے 278 انصار بھائیوں نے شرکت کی تھی۔ رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ریلی میں مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین مجلس کا انعام مجلس ربوہ کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نے حاصل کیا۔ بہترین ضلع کراچی قرار پایا۔ بہترین ناصر مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی اور بہترین نائب ناظم تعلیم ضلع کراچی کے مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب نے انعام وصول کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مطالعہ قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی جس کے ذریعہ خدا کی بزرگی کی شناخت ہوتی ہے۔ نیز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قائم فرمائیں

توکل کی کمی سے خدا سے دوری، جھوٹ، غلط بیانی اور خوشامد کی برائیاں جنم لیتی ہیں

اللہ پر توکل اور یقین کے بارہ میں پر معارف اور ایمان افروز خطاب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 15 راگست 2003ء مطابق 15 ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

حضور نے سورۃ انفال کی آیت 61 کی تلاوت کے فرمایا۔ (۔) دنیا میں سب سے زیادہ توکل اللہ تعالیٰ انبیاء میں پیدا کرتا ہے اوران کو خود تسلی دیتا ہے کہ تم فکر نہ کرو میں ہر معاملے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ کوئی دشمن تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ میں تم میں اور دیکھنے والا ہوں اگر دشمن نے غلط نظر سے دیکھنے کی کوشش کی یا کوئی سازش کرنے کی کوشش کی تو میں جو ہر بات کا علم رکھنے والا اور تیری دعاؤں کو سننے والا ہوں خود اس کا علاج کرلوں گا۔ اوراس طرح باقی روزمرہ کے معاملات میں بھی انبیاء کا توکل بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس یقین پر قائم ہوتے ہیں کہ خدا ہر قدم پر ان کے ساتھ ہے، ہر معاملے میں ان کے ساتھ ہے اور پھر اسی طرح روحانی مدارج اور مقام کے لحاظ سے توکل کے معیار آگے مومنین میں قائم ہوتے چلے جاتے ہیں تو جو آیت ابھی میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے: اور اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تو بھی اس کے لئے جھک جا اور اللہ پر توکل کر۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ شہاب الدین آلوسی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:

’’یہ مراد ہے کہ اپنا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سپرد کردے اوراس امر سے خائف نہ ہو۔ اگر وہ تیرے لئے اپنے بازو سلامتی کے لئے جھکائیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے بازو مکر اور سازشوں سے لپٹے ہوئے ہوں۔ (انہ) سے مراد اللہ جل شانہ ہے۔ (ھوالسمیع) سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دھوکہ دہی کی ان تمام باتوں کو جو وہ علیحدگیوں میں کرتے ہیں سنتا ہے۔ (العلیم) سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ پس وہ ان سے ایسا مؤاخذہ کرے گا جس کے وہ مستحق ہیں اوران کی تدابیر کو ان پر الٹادے گا۔ (تفسیر روح المعانی)

تو یہاں اس سے ایک بات تو یہ بھی واضح ہوگئی کہ............ پر جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ جنگجو قسم کا مذہب ہے، اس اعتراض کو بھی یہاں دور کردیا گیا ہے۔ کہ اگر دشمن اپنی کمزوری کی وجہ سے یا کسی چال کی وجہ سے صلح کرنا چاہے تو تم بھی اللہ کی خاطر صلح کرلو۔ کیونکہ............ کا تو مقصد ہی امن قائم کرنا ہے۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ ان کو مفتوح کرکے یا............ بنانے کے بعد ہی صلح کی بنیاد ڈالنی ہے بلکہ اگر ان کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھتا ہے تو بھی صلح کا ہاتھ بڑھا، ....کو یہی حکم ہے۔ پھر یہ نہیں سوچنا کہ دشمن چال چل رہا ہے اوراس وقت چاہتا ہے تاکہ اپنی طاقت اکٹھی کرے اور پھر جنگ کے سامان میسر آئیں اور پھر حملہ کرے۔ تو یہ بات اس سے واضح ہوگئی، ظاہر ہوگیا............ اس زمانہ میں بھی صرف اپنے آپ کو بچانے کے لئے جنگ لڑ رہے تھے۔ تو اب جب دشمن صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو قطع نظر اس کے کہ اس کا اپنا طاقت جمع کرکے دوبارہ حملہ کرنے کا امکان پیدا ہوسکتا ہے تم صلح کرو اور اللہ پر توکل کرو خدا خود سنبھال لے گا۔ تو ایک تو یہ بھی اس سے رد ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس آیت کے پہلے حصے کی تشریح کرتے ہوئے یعنی اگر وہ صلح کریں تو تم بھی صلح کرلو۔ فرماتے ہیں کہ اصل میں مومن کو بھی (۔) دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں نرمی کا موقع ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے۔ ایک جگہ اس ضمن میں آپ نے فرمایا ہے کہ باوجود فرعون کے سخت کفر کے حضرت موسیٰ کو اس سے نرمی سے بات کرنے کا حکم تھا۔

تو دعوت الی اللہ میں بھی یہ اصول ہر احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ یہ تو مختصراً میں نے ذکر کیا کہ توکل کے بارہ میں اوراس آیت کی مختصر تفسیر میں کہ دشمن کے ساتھ اگر معاملہ پڑے تو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑنا چاہئے اور اسی پر توکل کرنا چاہئے۔ لیکن روزمرہ کے معاملات میں بھی توکل علی اللہ کی بہت ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل تبھی پیدا ہوتا ہے جب خدا کی ذات پر اس کی طاقتوں پر کامل یقین پیدا ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں جو میں ابھی پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) (سورۃ الانفال:3)

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

توکل کی اعلیٰ ترین مثالیں تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی رقم فرمائی ہیں اور کیوں نہ ہو، آپ ہی تو انسان کامل تھے۔ اور ساتھ ہی امت کو بھی سبق دے دیا کہ میری پیروی کروگے، خدا سے دل لگاؤ گے، اس کی ذات پر ایمان اور یقین پیدا کروگے تو تمہیں بھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور اپنے پر توکل کرنے کے نتیجہ میں وہ تمہیں بھی اپنے حصار عافیت میں لے لے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل کے بارہ میں بعض احادیث میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ یہ بچپن سے ہم سنتے آرہے ہیں لیکن جب بھی پڑھیں ایمان میں ایک نئی تازگی پیدا ہوتی ہے اور ایمان مزید بڑھتا ہے۔

وہ واقعہ یاد کریں جب سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہ نے کچھ روز نخلہ میں قیام فرمایا۔ زید بن حارثہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ اب آپ مکہ میں کیسے داخل ہوں گے جبکہ وہ آپ کو نکال چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شان سے، توکل سے جواب دیا کہ اے زید تم دیکھو گے کہ اللہ ضرور کوئی راہ نکال دے گا اور اللہ اپنے دین کا مددگار ہے۔ وہ اپنے نبی کو غالب کرکے رہے گا۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے سرداران قریش کو پیغام بھجوائے کہ آپ کو اپنی

پبلشر آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

پناہ میں لے کر مکہ میں داخل کرنے کا انتظام کریں۔ کئی سرداران نے انکار کر دیا بالآخر مکہ کے ایک شریف سردار مطعم بن عدی نے آپ کو اپنی پناہ میں مکہ میں داخل کرنے کا اعلان کیا۔ پھر آخر جب مظالم حد سے زیادہ بڑھ گئے اور مکہ سے ہجرت کا وقت آیا تو کمال وقار سے آپؐ نے وہاں سے ہجرت فرمائی۔ غار میں پناہ کے وقت دشمن جب سر پر آن پہنچا تو پھر بھی کس شان سے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ اس بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھا۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر نظر کی تو تعاقب کرنے والوں کے پاؤں دیکھے۔ اس پر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی نظر نیچے کرے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا: چپ اے ابو بکر! ہم دو ہیں اور ہمارے ساتھ تیسرا خدا ہے۔ تو یہ ہے وہ توکل کا اعلیٰ معیار جو صرف اور صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور پھر آپ دیکھیں جب غار سے نکل کر سفر شروع کیا تو کیا شان استغنا تھی اور کس قدر اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ سفر ہجرت کے دوران جب سراقہ گھوڑے پر سوار تعاقب کرتے ہوئے ہمارے قریب پہنچ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو پکڑنے والے بالکل سر پر آ پہنچے اور میں اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کی خاطر فکرمند ہوں۔ آپؐ نے فرمایا! لاتحزن کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ اسی وقت آپ کی دعا سے سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اور وہ آپ کی خدمت میں امان کا طالب ہوا۔ اس وقت آپؐ نے سراقہ کے حق میں عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ سراقہ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ اور یہ پیشگوئی بھی بڑی شان سے بعد میں پوری ہوئی۔

پھر وہ شان بھی دیکھیں جب آپ دشمن سے صرف ایک فٹ کے فاصلہ پر تھے اور نہتے تھے اور دشمن تلوار تانے کھڑا تھا لیکن کوئی خوف نہیں۔ کیسا ایمان، کیسا یقین اور کیا توکل ہے خدا کی ذات پر۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم حضور کے ساتھ تھے۔ ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آن پہنچا۔ جب آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی اور کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے اسے جواب دیا: نہیں۔ اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ تو حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا کہ اب مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ آپ درگزر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ اس پر اس نے کہا: نہیں۔ لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کروں گا۔ اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپ سے لڑتے ہیں۔ اس پر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جاملا اور ان سے کہنے لگا، میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

یہ ٹھیک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کا جو سلوک تھا اور جو وعدے تھے وہ عام مسلمان کے لئے یا عام انسان کے لئے نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضور کو جب (واللہ یعصمک من الناس) کی وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے برے ارادوں سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے باہر جھانکا اور فرمایا کہ اب تم لوگ جا سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ لیکن یہاں اپنی امت کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین قائم کرنے کے لئے اور اس پر توکل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے آپؐ ایک جگہ یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے نہیں رہتے اور نہ ہی فال لینے والے ہوں گے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

(بخاری کتاب الرقاق)

تو اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر امت کے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے، بیہودہ گوئی، لغو، فضول کاموں میں ملوث نہیں ہوں گے، حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں گے، اپنے رب پر ایمان لانے والے ہوں گے، اس پر توکل کرنے والے ہوں گے، اور اسی کی طرف جھکنے والے ہوں گے تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

تو یہاں جو تعداد کا ذکر ہے یہ کثرت کے لئے ہے اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہے کہ میری امت میں ایسے لوگ کثرت سے ہوں گے انشاء اللہ، جو اللہ پر توکل رکھنے والے ہوں گے اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ نہیں کہ جہاں ستر ہزار کی تعداد مکمل ہوئی وہاں فرشتوں نے جنت کے گیٹ (Gate) بند کر دیئے کہ اب وہ آخری آدمی جو نیکیوں اور توکل کرنے والا تھا وہ تو جنت میں داخل ہو گیا اب ختم۔ اب چاہے تم توکل کرو، نیکیاں کرو یا نہ کرو جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ نہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ اللہ کرے ہم میں سے ہر احمدی توکل سے پر ہو، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین سے پر ہو، اور اس کی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپٹا ہوا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مورتیوں کی پوجا کی جاوے یہ تو ایک موٹی بات ہے۔ یہ بڑے بے وقوفوں کا کام ہے۔ دانا آدمی کو تو اس سے شرم آتی ہے۔ شرک بڑا باریک ہے۔ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں۔ نقد فائدہ کو پسند کرتا ہے اور آخرت سے محروم۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ لغو محض اور بے فائدہ جانتا ہے اور تم ایسا نہ کرو۔ تم توکل اختیار کرو اور توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر کچھ دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں۔ جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ اب زمیندار اس مثال سے خوب واقف ہیں۔ فصل اگتی ہے، فصل بڑھتی ہے، پکنے کے قریب ہوتی ہے ایک طوفان آتا ہے، اولے پڑتے ہیں اور فصل جو ہے بالکل کٹے ہوئے بھوسے کی مانند ہو جاتی ہے تو فرمایا کہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اس کی دستبرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود تک پہنچا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: اصل رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ ہمیں اتفاقاً پچاس روپیہ کی ضرورت پیش آئی اور جیسا کہ اہل فقر اور توکل پر کبھی کبھی ایسی حالت گزرتی ہے اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا سو جب ہم صبح کے وقت سیر کے واسطے گئے تو اس ضرورت کے خیال نے ہم کو یہ جوش دیا کہ اس جنگل میں دعا کریں۔ پس ہم نے ایک پوشیدہ جگہ جا کر اس نہر کے کنارہ پر دعا کی جو قادیان سے تین میل کے فاصلہ پر بٹالہ کی طرف

واقع ہے۔ جب ہم دعا کر چکے تو دعا کے ساتھ ہی ایک الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے: ''دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں''۔ تب ہم خوش ہو کر قادیان کی طرف واپس آئے اور بازار کا رخ کیا تا کہ ڈاکخانہ سے دریافت کریں کہ آج ہمارے نام کچھ روپیہ آیا ہے یا نہیں۔ چنانچہ ہمیں ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ پچاس روپیہ لدھیانہ سے کسی نے روانہ کئے ہیں اور غالباً وہ روپیہ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں مل گیا''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 612)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اور اگر تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا ہے''۔ (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ''اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں کرتا تو وہ تدبیر بھی پھوکی'' (یعنی اس کے اندر کچھ نہ ہو) ''وہ تدبیر بھی پھوکی ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا، پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا''۔

(ملفوظات جلد ششم۔ مطبوعہ لندن صفحہ 334)

آپ فرماتے ہیں: ''توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل کر بھی لیں تو وہ لا حاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پروا نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیاء گزرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا''۔

(بدر۔ مورخہ 8/ اگست 1907ء صفحہ 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارہ میں بھی یہ واقعہ ایمان میں زیادتی کا باعث بنتا ہے۔

4-1903 میں مولوی کرم دین والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود گورداسپور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ تو ایک دفعہ آپ نے پیغام بھجوایا وہاں سے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فوراً پہنچ جائیں۔ چنانچہ شیخ صاحب کہتے ہیں کہ میں اور حضرت مولوی صاحب دو بجے بعد دوپہر یکہ پر بیٹھ کر بٹالہ کی طرف چل پڑے۔ شیخ صاحب کے دل میں خیال آیا کہ حضرت مولوی صاحب کہا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں اگر کہیں جنگل بیابان میں بھی ہوں تو خدا تعالیٰ مجھے رزق پہنچائے گا اور میں کبھی بھوکا نہیں رہوں گا۔ آج ہم بے وقت چلے ہیں پتہ لگ جائے گا کہ رات کو ان کے کھانے کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ تو کہتے ہیں بٹالہ میں مقامی جماعت کی طرف سے ایک مکان بطور مہمان خانہ ہوا کرتا تھا۔ حضرت مولوی صاحب وہاں ایک چارپائی پر لیٹ گئے اور کتاب پڑھنے لگے۔ اس وقت اندازاً شام کے چھ بجے کا وقت ہوگا۔ اچانک ایک اجنبی شخص آیا اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آج مولوی نورالدین صاحب آئے ہوئے ہیں، وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا وہ یہ لیٹے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا حضور! میری ایک عرض ہے آج شام کی دعوت میرے ہاں قبول فرمایئے۔ میں ریلوے میں ٹھیکیداری کرتا ہوں اور میری بیلسٹ ٹرین کھڑی ہوئی ہے اور میں نے امرتسر جانا ہے۔ میرا ملازم حضور کے لئے کھانا لے آئے گا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا، بہت اچھا، چنانچہ شام کے وقت اس کا ملازم بڑا پرتکلف کھانا لے کر حاضر ہوا۔ اور ہم دونوں نے سیر ہو کر کھا لیا۔ شیخ صاحب کہنے لگے میرے دل میں خیال آیا کہ ان کی بات تو صحیح ہوگئی اور انہیں خدا نے واقعہ میں کھانا بھجوا دیا۔

چونکہ گاڑی رات دس بجے کے بعد چلتی تھی۔ میں نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ اندھیرا ہو رہا ہے، پھر مزدور نہیں ملے گا۔ ہم کسی مزدور کو بلا لیتے ہیں اور سٹیشن پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ویٹنگ روم میں ہم آرام کر لیں گے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا بہت اچھا۔ چنانچہ ایک مزدور بلایا.................. اور وہ ہم دونوں کے بستر لے کر سٹیشن پہنچ گیا۔ چونکہ گاڑی رات کے دس بجے کے بعد آتی تھی میں نے آپ کا بستر کھول دیا تا کہ حضرت مولوی صاحب آرام فرما لیں۔ جب میں نے بستر کھولا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے اندر سے ایک کاغذ میں لپٹے ہوئے دو پراٹھے نکلے جن کے ساتھ قیمہ رکھا ہوا تھا۔ میں سخت حیران ہوا اور میں نے دل میں کہا لو بھئی وہ کھانا بھی ہم نے کھا لیا اور یہ خدا کی طرف سے اور کھانا بھی آ گیا۔ کیونکہ اس کھانے کا ہمیں مطلقاً علم نہیں تھا۔

میں نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضور جب قادیان سے چلے تھے تو اچانک اور بے وقت چلے تھے میں نے دل میں سوچا کہ آج ہم دیکھیں گے کہ مولوی صاحب کھانا کہاں سے آتا ہے۔ تو پہلے آپ کی دعوت ہوگئی اور اب یہ پراٹھے بستر سے بھی نکلے آئے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا: شیخ صاحب! اللہ تعالیٰ کو آزمایا نہ کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کا میرے ساتھ خاص معاملہ ہے۔

حضرت خلیفہ اول اپنے ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میرے ایک دوست بڑے مہمان نواز تھے۔ ایک دن ایک مہمان آیا۔ عشاء کی نماز کا وقت تھا۔ پاس پیسہ تک نہ تھا۔ اسے کہا کہ آپ ذرا لیٹ جاویں میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کی، توجہ کی اور کہا افوض امری (۔) مولا تیرا ہی مہمان ہے، یکا یک ایک آدمی نے آواز دی کہ لینا میرے ہاتھ جل گئے۔ ایک کاب (ٹرے) پلاؤ کا تھا۔ نہ اس نے اپنا نام بتایا، نہ ان کو جلدی میں خیال رہا۔ وہ کاب مدت تک بطور امانت رہا کوئی مالک پیدا نہ ہوا۔ تو توکل عجیب چیز ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے صحابہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور یقین اور یہ یقین کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کے وہ اعلیٰ معیار قائم کر دئے تھے جو کسی سے چھپے ہوئے نہیں۔ یہاں میں ایک روایت پیش کرتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ پر توکل اور دعا کی قبولیت پر یقین کا پتہ چلتا ہے۔ اور دعا ہمیں بھی کرنا چاہئے۔

حضرت طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر تیسرا شخص آیا اور کہا کہ اے ابو درداء! آگ لگی تھی اور جب آپ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔

حاضرین مجلس نے حضرت ابودرداء سے کہا کہ آپؓ کی دونوں باتیں عجیب ہیں۔ پہلے (یہ کہنا) کہ میرا گھر نہیں جلا اور پھر یہ کہنا کہ مجھے علم تھا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ میں نے ان کلمات کی وجہ سے کہا تھا جو میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں:

یعنی اے میرے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے۔ اور جو تو نے چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا وہ واقعہ نہ ہوا۔ اعلیٰ اور عظمت والے اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر

ہے اور اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اے اللہ میں اپنے نفس کے شر اور ہر اس جاندار کے شر سے جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

تو یہی توکل تھا جس کی مثالیں ہمیں اس زمانہ میں بھی نظر آتی ہے کہ باوجود اس کے کہ چاروں طرف آگ پھیلی ہوئی تھی لیکن اس یقین پر قائم رہنے کی وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود سے خدا کا وعدہ ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کو اسی وعدہ نے گھر میں بٹھائے رکھا جبکہ اردگرد چاروں طرف آگ تھی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بارش کے ذریعہ سے ان تک اس آگ کو پہنچنے نہ دیا اور یہ آگ ان کے گھر تک پہنچنے سے پہلے ہی بجھ گئی۔

تو یہ مثالیں ہمیں پھر نظر آتی ہیں جو ایمان اور یقین میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ روزمرہ کے معاملات میں بھی توکل کی کمی بہت سی برائیوں میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ مثلاً غلط بیانی ہے، جھوٹ ہے، جو انسان بعض دفعہ اپنے آپ کو کسی سزا سے بچانے کے لئے بول لیتا ہے۔ یا افسر کی ناراضگی سے بچنے کے لئے غلط بیانی سے یا جھوٹ سے کام لیتا ہے اور اس بات پر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو میں نے عدالت کو یا افسر کو ایسا چکر دیا اور اپنے حق میں فیصلہ کروالیا۔ اور اس کے علاوہ پھر افسروں کی خوشامد ہے۔ یہ اس قدر گر کرنا جائز حد تک جی حضوری کی عادت پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسروں کو دیکھ کر بھی اس سے کراہت آ رہی ہوتی ہے کہ اس نے اپنے افسر کو خدا بنا لیا ہے۔ اپنا رازق ایسے لوگ اپنے افسروں کو ہی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر ذرا سا بھی توکل نہیں ہوتا۔ اس پر یقین ہی نہیں ہوتا اور پھر آہستہ آہستہ ایسے لوگ بندے کو بھی خدا کا درجہ دے بیٹھے ہیں۔ تو دیکھیں غیر محسوس طریقے سے جھوٹ اور جھوٹی خوشامد شرک کی طرف لے جاتی ہے اور پھر اس طرف دھیان ہی نہیں جاتا کہ وہ سمیع و علیم خدا بھی ہے جو میرے حالات بھی جانتا ہے، جس کے آگے میں جھکوں، اپنی تکالیف بیان کروں، اپنے معاملات پیش کروں۔ تو وہ دعاؤں کو سننے والا ہے، وہی میری مدد کرے گا، اور مشکلات سے نکالے گا اور نکالنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اسی پر میں توکل کرتا ہوں۔ تو یہ باتیں پھر جھوٹوں اور خوشامدیوں کے دماغوں میں کبھی آ ہی نہیں سکتیں۔ پس ہر احمدی کو ان باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور اس طریق پر چلنا چاہئے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے اور جن کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے عمل سے ہمارے سامنے رکھا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”مجھے یاد ہے میں نے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بھیجا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی تھا۔ رلیا رام کے وکیل ہند اخبار کے متعلق تھا۔ میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دے کر مقدمہ بنایا گیا۔ وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اس کے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے، گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں۔ مگر میں نے اس کو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو، جھوٹ نہیں بولوں گا۔ آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکخانوں کا افسر بحیثیت مدعی حاضر ہوا۔ مجھ سے جس وقت اس کے متعلق پوچھا گیا تو میں نے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر میں نے اس کو جزو مضمون سمجھ کر اس میں رکھا ہے۔ مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بصیرت دی۔ ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا۔ میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں۔ میں اب تک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پہلو کو اختیار کیا۔ اس نے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور نشان کے ہو گئی۔ (۔) (الطلاق :4)

(ملفوظات جلد چہارم ۔ جدید ایڈیشن ۔ صفحہ 636)

پھر میاں بیوی کے جھگڑے ہیں یہ بھی توکل میں کمی کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورتوں میں قناعت کا مادہ کم ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے خاوند کی جیب کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کھولے، اپنے دوستوں، سہیلیوں یا ہمسایوں کی طرف دیکھتی ہیں جن کے حالات ان سے بہتر ہوتے ہیں۔ اور پھر خرچ کر لیتی ہیں، پھر خاوندوں سے مطالبہ ہوتا ہے کہ اور دو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت مزید بگڑتی ہے اور اس قدر بے صبری کی حالت اختیار کر لیتی ہے کہ بعض دفعہ باوجود اس کے کہ دو دو تین تین بچے بھی ہو جاتے ہیں لیکن اس بے صبری کی قناعت کی وجہ سے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہ ہونے کی وجہ سے۔ کیونکہ ایسے لوگ صرف دنیاداری کے خیالات سے ہی اپنے دماغوں کو بھرے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر اس وجہ سے یقین بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ پر یقین نہ ہو تو پھر اس کے سامنے جھکتے بھی نہیں، اس سے دعا بھی نہیں کرتے۔ تو یہ ایک سلسلہ جب چلتا ہے تو پھر دوسرا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے نہ ہوں ان پر توکل کیسے رہ سکتا ہے۔ تو ایسی عورتیں پھر اپنے گھروں کو برباد کر دیتی ہیں۔ خاوندں سے علیحدہ ہونے کے مطالبے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے لیکن یہ صرف عورتوں کی حد تک نہیں ہے بلکہ ایسے مرد بھی ہیں جن کو میں کہوں گا کہ، جن میں غیرت کی کمی ہے جو اپنی بیوی سے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ تم جہیز میں جو زیور لائی ہو مجھے دو تا کہ میں کاروبار کروں۔ یا جو رقم اگر نقد ہے تو وہ مجھے دو تا کہ میں اپنے کاروبار میں لگاؤں۔ اگر تو میاں بیوی کے تعلقات محبت اور پیار کے ہیں تو آپس میں افہام و تفہیم سے عورتیں دے بھی دیتی ہیں۔ لیکن اگر عورت کو پتہ ہو کہ میرا خاوند نکھٹو ہے، اس میں اتنی استعداد ہی نہیں ہے کہ وہ کاروبار کر سکے اور یہ احساس ہو کہ کچھ عرصہ بعد میرا جو اپنا سرمایہ ہے، رقم ہے وہ بھی جاتی رہے گی اور گھر میں پھر فاقہ زدگی پیدا ہو جائے گی اور وہی حالات ہو جائیں گے تو وہ نہیں دیتیں اور اس سے لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ تھوڑی بے غیرتی کی حد آگے بھی چلی جاتی ہے جب ایک دفعہ بے غیرت انسان ہو جائے تو یہ مطالبہ ہو جاتا ہے کہ بیوی کو کہا جاتا ہے کہ تمہارا باپ کافی پیسے والا ہے، امیر ہے اس لئے مجھے اتنی رقم اس سے لے کر دو تا کہ میں کاروبار کروں۔ اور اس میں لڑکے کے گھر والے بھائی بہن وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں جو اس کو اکساتے رہتے ہیں کہ تم اس رقم کا مطالبہ کرو۔ تو گویا اب لڑکی کے پورے سسرال کو پالنا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔ تو ایسے لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ وہی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھکنے والے اور اس پر توکل نہ کرنے والے اور اس کے احکامات اور تعلیم پر عمل نہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادات، جو حق ہے عبادت کرنے کا اس طرح نہ کرنے والے ہوں ان میں کبھی توکل پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ جب عائلی معاملات میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو ان حالات میں بھی عورتوں پر ہی ظلم یہ ہوتا ہے کہ اگر مردوں کی ڈیمانڈ (Demand) پوری نہ کی جائیں تو ان کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے اور بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے۔ اور یہ ایسی صورت حال ہے جو سامنے آتی ہیں جن کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ایسے گھروں کو عقل اور سمجھ سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے **اور ہر گھر، ہر احمدی گھرانہ پیار اور محبت اور الفت کا نمونہ دکھانے والا ہو۔**

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: ”اصلاح نفس اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ .... اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہی دعا تو ہے کہ جس پر .... کو ناز کرنا چاہئے۔ اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ توجہ نہیں کر سکتے .... ایک عیسائی جو

خون مسیح پر ایمان لاکر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے۔ اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا۔ وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتے، بلے، بندر، سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے۔ اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو"۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 266-267)

معاشرے میں آج کل بہت سارے جھگڑوں کی وجہ طبیعتوں میں بے چینی اور مایوسی کی وجہ سے ہوتی ہے جو حالات کی وجہ سے پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ مایوسی اور بے چینی اس لئے بھی زیادہ ہوگئی ہے کہ دنیاداری اور مادیت پرستی اور دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنے کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کم ہوگیا ہے اور دنیاوی ذرائع پر انحصار زیادہ ہوتا جارہا ہے۔ اس لئے اگر اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنانا ہے تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دعاؤں پر زور دیں اور اسی سے آپ کی دنیا اور عاقبت دونوں سنوریں گی۔ اور یہی توکل جو ہے آپ کا آپ کی زندگی میں بھی اور آپ کی نسلوں میں بھی آپ کے کام آئے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں: "اصل میں توکل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (۔) (الطلاق:4) جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصل مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقل مزاج ہو، مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے"۔

"اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آ جاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دھم صفحہ 252۔ مطبوعہ لندن)

ایک حدیث ہے جس میں بہت ہی پیاری ایک دعا سکھائی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے کہ اے ہمارے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، آسمان اور زمین کو تو ہی قائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو ہی زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا نور ہے۔ تو حق ہے، تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! میں تیری ہی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لایا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور اپنے تمام جھگڑے تیرے ہی حضور پیش کرتا ہوں اور تجھ سے ہی فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ میری اگلی اور پچھلی، ظاہری اور پوشیدہ خطائیں معاف فرما اور وہ خطائیں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دعائیں کرنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 10/اکتوبر 2003ء)

ہمارا کام اور اس کا تقاضا

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ چندہ تحریک [illegible] کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمارا اشاعت [illegible] کا کام ہر روز بڑھے گا اور [illegible] بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہر حال [illegible]"

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

اس ارشاد کی روشنی میں عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ

☆ ہر فرد جماعت بشمول مستورات و بچگان سے وعدہ لے کر اپنے پیارے امام کے حضور جلد از جلد پیش کریں۔

☆ ہر وعدہ گزشتہ سال کی نسبت معقول اضافے کے ساتھ پیش کیا جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حامدہ طلعت محسن صاحبہ

میرا روحانی باپ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

19/اپریل 2003ء کی سہ پہر میرے لئے 10/جنوری 2002ء کی دوپہر کی مانند ثابت ہوئی ان دونوں دفعہ میں یتیم ہوئی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ پہلی دفعہ مجھے میرا جسمانی باپ چھوڑ کر گیا اور دوسری بار میرا روحانی باپ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ میرے پیارے آقا کی زندگی میرے لئے واقعی ایک مشفق والد سے بڑھ کر تھی۔ میں وہ بیٹی ہوں جس نے اپنے روحانی باپ سے ملاقات تو نہ کی تھی لیکن محسوس ضرور کیا۔ اور اسی ان دیکھی محبت میں ہر وہ دعا اپنے باپ سے لے لی جو ایک بیٹی کا حق ہوتی ہے۔ اور انہی دعاؤں کے سہارے بڑی بھی ہوگئی۔ میں وہ خوش نصیب ہوں جس کا نام بھی حضور نے رکھا اور اسی وجہ سے مجھے اپنا نام بہت پسند ہے۔

جب میرے حقیقی والد غلام مصطفیٰ محسن صاحب شہید ہوئے تو اس وقت آپ کی روحانی شفقت اور محبت میرے لئے سب کچھ تھی۔ آپ نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی ہمارے غم کو محسوس کیا اور ہماری ہمت بندھائی۔

آپ ہی تھے کہ آپ نے ہماری ہر ضرورت کو پورا کیا ہمیں بیوت الحمد کالونی میں کوارٹر دیا عید کے موقع پر عیدی بھی دی اور دعوت بھی کی۔ ہر موقع پر نیک دعا دی۔ یوں تو آپ کی عظیم ذات نے ہم پر بے انتہا احسان کئے مگر ایک احسان ایسا کیا کہ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کی عظمت کو سلام کرتی ہوں۔ وہ احسان میں آج بھی یاد کرتی ہوں تو میری آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ جاتے ہیں اور میں ان آنسوؤں کو روکتی نہیں کیونکہ یہ خوشی کے آنسو ہوتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم طارق احمد محسن مربی سلسلہ کی شادی 27/اپریل 2003ء کو مقرر ہوئی۔ بھائی نے دعا کے لئے حضور پرنور کو خط لکھا۔ بھائی کی آرزو تھی کہ حضور پرنور سے شادی کا تحفہ وصول کروں۔ لیکن جب بھائی کو حضور پرنور کی وفات کی خبر ملی تو یہ آرزو حسرت میں بدل گئی کہ میں تو حضور سے دعا تک نہ لے سکا۔ اب تو بھائی کا ارادہ شادی ملتوی کرنے کا تھا۔ لیکن آپ نے واقعی باپ کا کردار ادا کیا۔ روحانی باپ فوت تو ہوگیا لیکن اس وقت تک دفن نہ ہوا جب تک بیٹے کو اس کی شادی کا تحفہ دے نہ دیا۔ 21/اپریل 2003ء کو میری والدہ صاحبہ کو نظارت علیاء نے بلایا۔ والدہ کے ہمراہ میں بھی گئی۔ دفتر والوں نے والدہ صاحبہ سے دستخط کروائے اور ہمیں ایک چیک دیا اور ساتھ کہا کہ یہ حضور پرنور کی طرف سے مربی صاحب کی شادی کا تحفہ ہے۔ اس وقت جو میری حالت تھی شاید ایسی حالت اپنے حقیقی باپ کو خون میں لت پت دیکھ کر بھی نہ ہوئی ہوگی۔ عجیب ہی جذبات تھے۔ کیونکہ ہم لوگ شادی طے تو کر بیٹھے تھے لیکن جدھر سے ہمیں رقم ملنے کی امید بلکہ یقین تھا ادھر سے ابھی تک کوئی واضح جواب نہیں آیا تھا۔ اور شادی میں چند دن باقی تھے۔ اس وقت مجھے ندامت بھی محسوس ہوئی۔ کیونکہ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خدا ہم سے کہہ رہا ہو کہ تم لوگ لوگوں سے مانگتے ہو جب کہ دینے والی ذات تو میری ہے اور تمہارا روحانی باپ بھی تو ہے۔ واقعی حقیقت ہے کہ اگر میرے حقیقی والد حیات ہوتے تو رقم کا انتظام کرنا ان کا مسئلہ تھا ہمارا نہیں۔ اور واقعی روحانی باپ نے بھی حقیقی باپ کی سی شفقت اور محبت کا مظاہرہ کیا۔ واقعی حقیقت یہی ہے۔

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

گھر آ کر میں نے اپنے بھائی کو فون پر بتایا کہ حضور پرنور نے تحفہ بھیجا ہے تو بھائی سے بولا نہیں جا رہا تھا کیونکہ وہ رو رہے تھے۔ ہم دونوں بہن بھائی فون پر خوب روئے۔ پھر بھائی نے فیصلہ کیا کہ شادی اسی تاریخ کو ہوگی جو مقرر ہوئی تھی کیونکہ حضور پرنور کو اسی تاریخ کا علم تھا اور اسی کے مطابق تحفہ بھی ملا ہے اور پھر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بھائی کی شادی اسی مقررہ تاریخ کو انتہائی سادگی کے ساتھ ہوئی۔

میں آج بھی اپنے روحانی باپ کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتی ہوں۔ اور خدا سے دعا کرتی ہوں کہ اسی طرح کی محبت اور شفقت میں اپنے نئے روحانی باپ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی وصول کر سکوں۔ کیونکہ ایک بیٹی کا مان اس کا باپ ہی ہوتا ہے اور اسی مان میں بیٹی کی زندگی ہوتی ہے اور میں اس مان کو کھونا نہیں چاہتی۔

بچوں سے دل لگی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کی ایک سرخ چونچ والی بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی۔ اس کے مرنے کے بعد حضورؐ ہمارے ہاں آئے تو عمیر کو افسردہ دیکھا پوچھا اس کو کیا ہوگیا ہے۔ چپ چپ ہے۔ گھر والوں نے عرض کیا کہ اس کی نغیر یعنی بلبل مرگئی ہے۔ اس پر آپؐ نے ابوعمیر کو بہلانے کیلئے اس کو یہ کہہ کر چھیڑنا شروع کیا کہ یا اباعمیر مافعل النغیر کہ اے ابوعمیر نغیر تجھ سے کیا کر گئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یتکنی)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے وحید احمد صاحب کی شادی مکرمہ ثوبیہ اقبال صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال ارشد صاحب آف بہاولپور سے مورخہ یکم دسمبر بروز سوموار ہوئی۔ بارات ربوہ سے 30 نومبر کی صبح دس بجے بہاولپور کے لئے روانہ ہوئی۔ روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ یکم دسمبر کو رخصتانہ ہوا۔ اس موقع پر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور نے دعا کروائی۔ اگلے روز انصار اللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ طعام سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

آمین

مکرم ملک ریاض احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع بدین کی پوتی فرحانہ احمد بنت مکرم رفیع احمد صاحب نائب قائد ضلع بدین کی تقریب آمین مورخہ 28 نومبر 2003ء بعد نماز جمعہ بمقام گولارچی میں ہوئی۔ مکرم رانا منیر احمد صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم ناظرہ سنا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اسے قرآنی علوم سے منور فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طارق بشیر صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پیر منیر احمد صاحب ہاشمی مرحوم والدہ مکرم پیر وسیم احمد صاحب ہاشمی گجرات جو مکرمہ استانی زبیدہ بیگم صاحبہ ہیڈ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی ہمشیرہ تھیں مورخہ یکم دسمبر 2003ء بروز سوموار بقضائے الٰہی گجرات میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 2 دسمبر دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب سابق امیر فیصل آباد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم انجینئر محمد نواز باجوہ صاحب ایکسین واپڈا لاہور کے چھوٹے بھائی مکرم شہباز احمد باجوہ صاحب اور مکرمہ سائرہ شہباز صاحبہ فیکٹری ایریا اسلام ربوہ حال لندن U.K کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد مورخہ 20 نومبر 2003ء بروز جمعرات کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچے کو وقف نو کی تحریک میں قبول کرتے ہوئے محمد راویل احمد نام عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم کرامت اللہ باجوہ صاحب مرحوم آف گھنوکے ججہ سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم نبی احمد باجوہ صاحب آف دانہ زید کا کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم خالد صاحب لالہ رخ واہ کینٹ کے بیٹے احسن شیروز کا اللہ کے فضل سے ایگریکلچر کی اعلیٰ تعلیم کیلئے دو سال کیلئے کاسل یونیورسٹی جرمنی میں داخل ہوا ہے۔ کامیابی اور بحفاظت واپسی کیلئے درخواست دعا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع کراچی کیلئے بھیج رہا ہے۔

توسیع اشاعت، وصولی بقایا جات اور ترغیب برائے اشتہارات، احباب کرام کی خدمت میں بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

بقیہ صفحہ 1

کے بارہ میں بھی نصیحت کی کہ انہیں بار بار پڑھیں کہ یہ انتہائی خوبصورت کلمات اور معارف کے خزانے ہیں۔ خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس طرف لگائیں۔ خطاب کے بعد آپ نے دعا کروائی جس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور بعدہ جملہ شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا جس کے ساتھ روحانی ماحول میں حسن انتظام کے ساتھ منعقد ہونے والی یہ علمی ریلی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج نکالے۔

بقیہ صفحہ 8

علماء دہشت گردی کے خلاف جنگ کریں

سعودی عرب کے شاہ عبداللہ نے علماء کرام سے کہا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے جنگ کریں کیونکہ اس کے باعث جنگجو ملک میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے شدت پسندی اور بدعت کے خلاف جنگ کی ضرورت ہے۔ مذہبی سکالر درست نظریات اور مذہبی تشخص کو اجاگر کرنے کیلئے حکومت کا ساتھ دیں۔

متنازعہ باڑ فلسطین میں ہزاروں فلسطینیوں اور اسرائیلیوں نے اسرائیل کی جانب سے متنازعہ باڑ تعمیر کرنے کے خلاف مظاہرہ کیا۔ بیت المقدس کے نواحی علاقے میں کئے جانے والے مظاہرے میں 2 ہزار فلسطینیوں اور ایک ہزار اسرائیلیوں نے شرکت کی۔

ایران اور مصر کے مضبوط تعلقات مصر نے ایران کے ساتھ اپنے بھرپور سفارتی تعلقات قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ جبکہ ایرانی صدر خاتمی نے کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان اختلاف رائے موجود ہے۔

غاصبانہ قبضہ ختم کیا جائے بغداد میں شیعہ اور سنی علماء نے آپس کے اختلاف کے باوجود امریکی قبضے کے خلاف مشترکہ موقف اختیار کرتے ہوئے اسے ناجائز قرار دیا اور کہا کہ عراقیوں میں فحش لٹریچر اور سی ڈی مفت تقسیم کرکے امریکی فوجی ان کے اخلاق بگاڑ رہے ہیں۔

امریکہ کو مذاکرات کی پیشکش شام کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ امریکہ سے کھلے اور تعمیری مذاکرات چاہتا ہے۔ یہ اعلان امریکی صدر بش کے اس قانون پر دستخط کے ایک روز بعد کیا گیا جس کے تحت امریکہ شام کے خلاف اقتصادی اور سفارتی پابندیاں عائد کر سکتا ہے۔

بھوک ہڑتال آسٹریلیا میں پناہ گزینوں کا درجہ نہ دینے پر پاکستانی اور افغان باشندوں سمیت 20 افراد نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ ان افراد نے سیاسی پناہ کی درخواست دے رکھی تھی جن کو حکام نے مسترد کر دی۔

صدام کے محل میں امریکی سفارتخانہ امریکہ بغداد میں صدام حسین کے عالی شان محل میں اپنا سفارتخانہ کھولے گا جسے امریکی بمباروں نے جنگ کے دوران نشانہ نہیں بنایا تھا۔

عراق میں خودکش حملہ عراق میں الخالدیہ کے قریب پولیس سٹیشن پر خودکش کار بم دھماکہ میں 21 افراد ہلاک اور 30 سے زائد زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں اکثریت پولیس اہلکاروں کی ہے کرکوک میں تیل پائپ کو مارٹر گولوں سے نشانہ بنایا گیا۔ اتحادیوں نے گرفتار 8 عربوں کو معذور کرنے کے بعد رہا کر دیا۔

امن فوج عراق ہرگز نہیں جائے گی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی امن فوج عراق ہرگز نہیں جائے گی۔ جرمن جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پیشگی جنگ کی روش غلط ہے جنگل کا قانون رائج ہوگا۔ اقوام متحدہ اور امریکہ کے درمیان کشیدگی دور ہونی چاہئے۔

فوری ضرورت ڈاکٹر

ڈاکٹر ایم بی بی ایس۔ ماہوار/-12000 روپے رہائش فوری۔ مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب سے تصدیق کروا کر فوری رابطہ کریں۔

ناصر ہسپتال صلاح الدین روڈ کھوکھر محلہ شیخوپورہ

فون: 04931-53193

موبائل: 0303-6393915

ربوہ کے ہر جنرل سٹور پر دستیاب ہے

STAR ستار میجک واشنگ پاؤڈر

مہنگے ترین واشنگ پاؤڈر جیسی دھلائی اب ستار میجک لایا آدھی قیمت میں آپ کیلئے

نعیم سوپ فیکٹری

D-304 ملت ٹاؤن فیصل آباد فون آفس: 041-767638

New BALENO ...New look, better comfort SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel:5712119-5873384

ٹنی بر مدرٹنکچر (سپیشل)

معدہ و پیٹ کی تکالیف

تیزابیت، جلن، ورد السرہ، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ	ٹنی بر مدرٹنکچر (سپیشل) 20ML	ٹنی بر Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "ٹنی بر" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	16۔دسمبر	زوال آفتاب	12-04
منگل	16۔دسمبر	غروب آفتاب	5-08
بدھ	17۔دسمبر	طلوع فجر	5-32
بدھ	17۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-00

صدام حسین گرفتار عراق کے سابق صدر صدام حسین کو ان کے آبائی قصبے تکریت سے گرفتار کر لیا گیا۔ برطانوی وزیراعظم، امریکی محکمہ دفاع اور عراقی گورننگ کونسل نے ان کی گرفتاری کی تصدیق کر دی ہے۔ عراق میں امریکی فوج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ریکارڈو سانچز نے بغداد میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں بتایا کہ ان کو تکریت سے دس میل کے فاصلے پر ادوار کے قصبے میں ایک فارم ہاؤس کے تہہ خانے سے گرفتار کیا گیا جہاں وہ خصوصی طور پر تیار کئے گئے 8 فٹ گہرے گڑھے میں چھپے ہوئے تھے اس میں اتنی گنجائش تھی کہ ایک آدمی آرام سے لیٹ سکتا تھا۔ اور لوگوں کی نظروں سے بچانے کیلئے اس کے اوپر اینٹیں چن کر ان پر مٹی ڈال دی گئی تھی تاہم ہوا کے داخلے کیلئے ایک سوراخ رکھا گیا تھا۔ جنرل سانچز نے بتایا کہ صدام حسین کو خصوصی آپریشن کر کے گرفتار کیا گیا اور اس ساری کارروائی میں ایک بھی گولی نہیں چلائی گئی۔ اپنی گرفتاری کے بعد 66 سالہ عراقی صدر نے تسلیم کر لیا کہ وہی صدام حسین ہیں۔ انہیں ایک خفیہ مقام پر رکھا گیا ہے اور امریکی حکام نے ابھی اس بارے میں فیصلہ نہیں کیا کہ انہیں عراقیوں کے حوالے کیا جائے گا یا نہیں۔ عراقی حکام ان پر جنگی جرائم کے ٹریبونل میں مقدمہ چلانا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے عراق کے لئے امریکی منتظم اعلیٰ پال بریمر نے صحافیوں کو بتایا کہ صدام کی گرفتاری کیلئے خصوصی آپریشن ''ریڈ ڈان'' میں فورتھ انفنٹری ڈویژن کے 600 فوجیوں اور سپیشل فورسز کے کمانڈوز نے حصہ لیا۔ صدام حسین کے ساتھ 2 اور افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ان افراد کے قبضے سے 2 کلاشنکوفیں ایک پسٹل، اور 7 لاکھ 50 ہزار ڈالر کی رقم برآمد ہوئی۔ اس جگہ سے ایک ٹیکسی بھی ملی ہے۔ گورننگ کونسل کے موجودہ سربراہ عبدالعزیز الحکیم نے کہا ہے کہ ڈی این اے ٹیسٹ سے تصدیق ہو گئی ہے کہ امریکی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہونے والے صدام حسین ہی ہیں۔

صدام حسین کی گرفتاری پر عراقی عوام کا ردعمل عراق میں صدام حسین کی گرفتاری کی خبر پھیلتے ہی بغداد، بصرہ، کرکوک، نصیریہ اور نجف سمیت کئی شہروں میں لوگوں نے جشن منایا۔ دارالحکومت میں خوشی سے فائرنگ کی گئی۔ بعض علاقوں میں لوگ سڑکوں پر نکل آئے اور جلوس نکالے گئے۔ مقامی ٹیلی ویژن چینل پر عوام سے کہا گیا کہ خوشیاں منائیں۔ امریکی فوجی بھی خوشی کے لمحات میں عراقیوں کے ساتھ گھل مل گئے تاہم فلوجہ میں جہاں صدام کے حمایتیوں کی تعداد زیادہ ہے لوگوں نے کہا کہ وہ ان خبروں پر یقین نہیں کرتے۔ تکریت میں بھی لوگوں نے بے یقینی کا اظہار کیا

امریکہ کے اتحادیوں کا خیرمقدم امریکہ کے اتحادیوں نے صدام حسین کی گرفتاری کا خیرمقدم کیا ہے۔ برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے ایک بیان میں کہا میں صدام حسین کی گرفتاری کا خیرمقدم کرتا ہوں۔ یہ عراق کے عوام کیلئے خوشخبری ہے آسٹریلیا کے وزیر خارجہ الیگزینڈر ڈاؤنر نے کہا گرفتاری سے اب تمام صورتحال تبدیل ہو سکتی ہے۔ سپین کے وزیر خارجہ نے کہا یہ بنی نوع انسان کیلئے ایک عظیم دن ہے۔ جاپان کے وزیراعظم کوئزومی نے بھی گرفتاری کی خبر ملنے پر کہا یہ بہت اچھا ہوا۔ کویت نے بھی صدام کی گرفتاری کا خیرمقدم کیا۔ فرانس کے صدر شیراک نے کہا صدام کی گرفتاری عراق میں استحکام اور خودمختاری کی بحالی میں مددگار ثابت ہوگی۔ جرمنی کے چانسلر شروڈر نے صدام حسین کی گرفتاری پر صدر بش کو مبارکباد دی۔

صدام کی گرفتاری بش کیلئے اچھی خبر ہے صدام حسین کی گرفتاری کی خبر امریکی صدر بش کیلئے کئی حوالوں سے اچھی ہے۔ مبصرین کے مطابق صدر بش کو امریکی عوام میں ان کی عراق پالیسی پر پائی جانے والی ناراضگی دور کرنے کا موقع ملے گا۔ وہ اپنے ڈیموکریٹک حریفوں کو بھی خاموش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مبصرین کے مطابق اب صدر بش کی مقبولیت بھی بڑھنے کا امکان ہے۔

جنرل مشرف اور ان کا قافلہ گزرتے ہی پنڈی میں دھماکہ صدر مملکت جنرل مشرف کے ائیرپورٹ سے راولپنڈی واپسی پر ان کے گزرنے کے چند منٹ بعد چکلالہ چوک کا پل دھماکہ سے اڑ گیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اس سے راولپنڈی اسلام آباد کے کئی علاقے لرز اٹھے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بادشاہت کی حمایت صدام حسین کی گرفتاری کے بعد متعدد عراقی گروپوں اور شخصیات نے کہا ہے کہ عراق کی معزول بادشاہت کو واپس لایا جائے کیونکہ خانہ جنگی روکنے کا ایک یہی راستہ ہے۔ عراق میں 1958ء میں بادشاہت کا خاتمہ ہوا تھا۔

اب عراق میں امن ہو جائے گا پاکستان نے امید ظاہر کی ہے کہ صدام حسین کی گرفتاری سے عراق میں امن اور استحکام پیدا ہوگا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گرفتاری کے نتیجہ میں عراق میں امن قائم ہو جائے گا۔ سابق عراقی صدر کا پکڑا جانا اہم واقعہ ہے۔ ہم حالات کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔

انڈونیشیا کی صدر میگاوتی پاکستان پہنچ گئیں

انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان دوطرفہ اور علاقائی و عالمی امور پر اہم مذاکرات کے سلسلہ میں انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سوئیکارنو پتری پاکستان پہنچ گئی ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
احمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ورک
دوکان: 04524-214681
رہائش 04524-214228-213081

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

خصوصی رعایت
بالکل نیا سامان آدھے سے بھی کم کرایہ پر۔ مزیدار کھانوں کے ساتھ
چائے یا کولڈ ڈرنک بالکل مفت
رابطہ کریں فائدہ اٹھائیں
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز فون نمبر: 04524-212758 گولبازار ربوہ
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دوکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
فون: دوکان 212837 رہائش: 214321

1978ء سے 2003ء
25 سال سے خدمت میں مصروف عمل
ہیلتھ کیئر ہومیو کلینک
زیر نگرانی ڈاکٹر محمد امین چاوَلہ
کنسلٹنٹ ہومیو فزیشن۔ ماہر امراضِ مخصوصہ
دارالرحمت شرقی (ب) نزد اقصیٰ چوک ربوہ
الصادق اکیڈمی اور شاہین موٹرز کے درمیان
فون: 04524-214960